احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 14 جون 2002ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 14 جون 2002ء 2 ربیع الثانی 1423 ہجری - 14 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 132

انبیاء کے حلیے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے رویا میں عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا- عیسیٰ سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے تھے اور موسیٰ گندمی رنگ والے اور بھاری جسم کے تھے اور بال سیدھے تھے جیسے زط قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں اور ابراہیم سے سب سے زیادہ مشابہ میں ہوں-

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم حدیث نمبر 3181
صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء حدیث نمبر 244)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے- کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے- خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی- اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی- اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا- یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا- اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں- گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے- یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے- مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے- اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے- اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا- اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے- پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں- ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں- کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں- بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے- مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے- اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو- تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں- اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں- بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا گیا- اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے- یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے- اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا- مفتری کو عزت دینا اور کروڑ ہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے- سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے- وہ اپنی اصلیت کے رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا- پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے- تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے- اور یا یہ سبب ہوگا- کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے- اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے- کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں-

(تحفہ قیصریہ - روحانی خزائن جلد 12 ص 259)

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی مرسلہ اطلاع کے مطابق:-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بدستور ہسپتال کے پرائیویٹ کمرہ میں زیر علاج ہیں- خوراک نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے- کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب جماعت سے اس نافع الناس اور بزرگ وجود کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

کمپیوٹر کی تعلیم کیلئے ضروری اعلان

وہ تمام احمدی طلباء وطالبات جو امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد کسی کمپیوٹر کالج میں داخلہ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں تو ان کے والدین سے یہ درخواست ہے کہ ہر اس شہر میں جہاں پر کمپیوٹر کالج

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1893ء

11 جنوری	حضور نے اپنی کتاب 'آئینہ کمالات اسلام' کا عربی حصہ مکمل کرلیا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ اس کے ساتھ مسلمان فقراء اور پیروں لئے ایک خط بھی لکھا جائے۔ بعض اشارات میں یہ خط عربی میں لکھنے کی تحریک ہوئی اور دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو رات ہی رات میں عربی زبان کے 40 ہزار مادے سکھا دیئے۔ چنانچہ آپ نے 'التبلیغ' کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں خط لکھا۔ اس کے آخر پر مشہور قصیدہ ہے۔ یاعین فیض اللّٰہ والعرفان۔
فروری	دنیا کو قرآن کریم کے کمالات اور دین کی اعلیٰ تعلیم سے واقف کرنے کے لئے 'آئینہ کمالات اسلام' کی اشاعت۔ اس مقصد کے لئے حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر سے اپنا پریس قادیان لے آئے۔
ـــــ	آئینہ کمالات اسلام میں حضور نے ملکہ وکٹوریہ کو دعوت حق دی اس پر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔
ـــــ	آئینہ کمالات اسلام میں حضور نے لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع کی۔
ـــــ	حضور نے قادیان میں دو پریس ایک خوشنویس اور کاغذات کا انتظام کرنے کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔ اور 250 روپے ماہوار کا تخمینہ پیش کیا۔
30 مارچ	حضور نے مخالفین کو عربی زبان میں تفسیر قرآن کے مقابلہ کی دعوت دی۔ تصنیف، کرامات الصادقین۔
20 اپریل	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ولادت
اپریل	تصنیف و اشاعت 'برکات الدعا' جس میں سرسید احمد خان کے وساوس کا ازالہ کیا اور اصول تفسیر تحریر فرمائے۔
23 اپریل	اہل جنڈیالہ کی طرف سے عیسائیوں کے مقابل پر حضورؑ سے امداد کی درخواست پر حضور نے 23 اپریل کو خط لکھا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں اس کے نتیجہ میں عبداللہ آتھم سے مباحثہ ہوا۔
اپریل	حضرت مولانا نورالدین صاحب گھربار چھوڑ کر خدا کی خاطر قادیان آ گئے اور بھیرہ کو بالکل بھول گئے۔
مئی	'حجۃ الاسلام' اور 'سچائی کا اظہار' کی اشاعت۔
22 مئی تا 5 جون	امرتسر میں پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ۔ جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ مباحثہ کے آخری دن حضور نے آتھم کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائی۔ اس نے سنتے ہی توبہ سے کام لیا۔
27 مئی	حضور مولوی محمد حسین بٹالوی سے مباہلہ کے لئے امرتسر کی عیدگاہ میں تشریف لے گئے۔ (10 ذی قعد 1310ھ) مگر مولوی صاحب نے گریز کیا۔
جون	حضور کا سفر جنڈیالہ اور پھر امرتسر جون کے دوسرے ہفتہ میں قادیان واپسی۔
جولائی	'تحفہ بغداد' کی اشاعت (محرم 1311ھ)
اگست	'شہادۃ القرآن' کی تصنیف و اشاعت
14 نومبر	حضور کے منظوم کلام درثمین کا پہلا ایڈیشن 700 کی تعداد میں شائع ہوا جو مفت تقسیم کیا گیا۔
نومبر	حضور کا سفر فیروز پور چھاؤنی۔ اسی سفر سے واپسی پر لاہور سٹیشن پر غیرت دینی کے ماتحت لیکھرام کے سلام کا جواب نہ دینے کا ایمان افروز واقعہ ظاہر ہوا۔
دسمبر	حضور نے جلسہ سالانہ بعض وجوہ کی بناء پر ملتوی کر دیا۔
متفرق	سکاٹ لینڈ کے پادری جان الیگزنڈر ڈوئی (ولادت 1847ء) نے سان فرانسسکو کے بعد شکاگو میں اپنی خاص سرگرمیاں شروع کیں۔ اور اخبار لیوز آف ہیلنگ شروع کیا۔
ـــــ	شام کے پہلے فرد حضرت محمد سعید الطرابلسی اشار الحمیدانی نے حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر خرچ کرنے والے کیلئے کائنات مسخر کردی جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آنحضرت ﷺ ایک اور بہت ہی لطیف مثال دیتے ہیں کہ کس طرح نیتوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اموال میں ایسی برکت دیتا ہے کہ بعض دفعہ عام قدرت سے ہٹ کر ایسے لوگوں کے اموال میں برکت کے سامان کئے جاتے ہیں اور ان کی نشوونما کی حفاظت کی جاتی ہے اور یہ حدیث مسلم کتاب الزہد سے لی گئی ہے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا- بادل گھرے ہوئے تھے یعنی ایسے جنگل میں تھا جہاں خشکی تھی اور گھاس کی پتیاں بھی نہیں اگتی تھیں لیکن بادل بہت گھر کر آئے ہوئے تھے- اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ اے بادل تو فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر- اور وہ بادل اس جگہ کو چھوڑ کر ایک اور سمت چل پڑا- اب اس شخص کے دل میں تعجب پیدا ہوا کہ میں دیکھوں تو سہی یہ کیا بات ہے- وہ اس بادل کی پیروی میں جہاں جہاں وہ بادل جا رہا تھا اس طرف چل پڑا یہاں تک کہ اس نے دیکھا کہ وہ بادل ایک نالے پر جا کر برسا ہے اور خوب برسا ہے- وہ اس نالے کے ساتھ ساتھ چل پڑا' دیکھا تو اسی نالے سے ایک شخص نے پانی نکال کر اپنے کھیتوں کی طرف رخ موڑا ہوا تھا- اس کو بادل سے جو آواز آئی اس میں اس کا نام بھی بتایا گیا تھا- اللہ کی طرف سے بادل کو حکم ملتا ہے کہ اے بادل میرے فلاں بندے کے کھیتوں میں جا کر برس- اس نے دیکھا تو اس نے اس سے پوچھا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے اس نے وہی نام بتایا جو بادل کی آواز کے ساتھ اس نے سنا تھا- اس پر اس نے کہا مجھ سے یہ عجیب واقعہ ہوا ہے- تو کرتا کیا ہے مجھے بتا تو سہی کہ تیرے وہ کون سے اعمال ہیں جو اللہ کو اتنے پسند آ گئے ہیں کہ بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ جا اور میری خاطر برس- تو اس نے کہا کہ اب تم نے بات چھیڑ دی ہے بتا ہی دیا ہے قصہ- تو اب سن لو کہ میرا دستور یہ ہے کہ جو کچھ بھی مجھے آمد ہوتی ہے میں اس کا 1/3 پہلے خدا کیلئے نکال دیتا ہوں پھر 1/3 کھیتی کا حق ادا کرنے کیلئے تاکہ آئندہ فصل کیلئے جو ضروریات ہیں وہ پوری کروں الگ کر دیتا ہوں پھر جو 1/3 بچتا ہے وہ اپنے اہل و عیال پر' دوستوں پر اپنی دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے خرچ کرتا ہوں- بس اتنا سا میرا کام ہے اور اللہ کو یہی بات پسند آ گئی ہے-

آپ کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جو نظام جماعت میں آپ دیکھتے ہیں کہ 1/3 تک وصیت کی اجازت ہے زیادہ کی نہیں یہ ایک مستقل آسمانی ہدایت ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے- جو حضرت مسیح موعود نے 1/3 کی شرط لگائی ہے 1/10 وصیت میں کم سے کم اور 1/3 زیادہ سے زیادہ- لیکن 1/3 ہو یا 1/10 ہو اگر اللہ کی محبت کی خاطر خرچ کرینگے اور باقاعدہ نیت باندھیں کہ میں اپنے اللہ کو راضی کروں گا جو کچھ اللہ کا ہے وہ آپ کا ہو جایا کرتا ہے- خدا کی کائنات آپ کے لئے مسخر کردی جاتی ہے اور اسی کی یہ مثال ہے کہ جو میں نے حدیث کی صورت میں آپ کے سامنے رکھی ہے-" (از خطبہ جمعہ 25-اگست 1995ء)

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل المال اول)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت مصلح موعود کی بچوں سے شفقت کے نظارے، حضرت اماں جان کے خوبصورت انداز تربیت

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کی یادوں کا سلسلہ

مکرمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور چھاؤنی کی درخواست پر مکرمہ صاحبزادی آپا قدسیہ بیگم صاحبہ، بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے اپنے بزرگوں کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے چند جھلکیاں لکھ کر بھیجی ہیں۔ اگرچہ بظاہر سب چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بڑی اہم ہیں۔ ہم صاحبزادی صاحبہ کے ساتھ ان تمام یادوں میں جو مولسری کے پھولوں کی خوشبو میں گندھی ہوئی ہیں، پڑھتے ہوئے شامل ہیں۔ اور گویا خود بھی ان نظاروں کو دیکھ اور باتوں کو سن رہے ہیں۔

خدا کرے یہ ہلکا پھلکا مضمون دیگر افراد کے لئے ایک محرک ہو اور وہ بھی اپنے سینے میں چھپی ہوئی باتوں کو جو دراصل جماعت کی امانت ہیں، قلمبند کر کے جماعت کو دیں۔ تاکہ بزرگوں کے اعلیٰ اخلاق، کردار اور انداز تربیت، شفقت و محبت جماعت کے لئے مشعل راہ بنیں۔ نئی نسل کے تعارف کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب حضرت مسیح موعود کی چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کے والد محترم حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ ہیں آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بہو اور صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید صاحب کی والدہ ہیں۔

میرے گھر میں مولسری کا درخت بہت دیر سے ہے۔ مگر پھول اب دینے لگا۔ چند پھول زمین پر گرے ہوئے تھے۔ میں نے اٹھا لئے۔ سونگھے اور میرا ذہن مجھے 50/60 سال پیچھے لے گیا کتنے ماہ و سال بیت گئے مگر مجھے لگا کل کی بات ہے۔ اس کی خوشبو اتنی مانوس لگی۔ جیسے اسی فضا میں پھیلی ہو۔ پھر چند واقعات نظروں میں گھومنے لگے۔

حضرت اماں جان دارالسلام آئی ہیں۔ مولسری کا درخت پھولوں سے لدا ہے۔ اور اماں جان کہتی ہیں۔ میرے لئے ہار بناؤ۔ مجھے پتہ ہے۔ کہ اماں جان کو پھول بے حد پسند ہیں۔ میں ہار پروتی ہوں۔ اماں جان گلے اور ہاتھوں میں پہنتی ہیں۔ اماں جان کو پھولوں سے بے حد لگاؤ تھا۔ موتیا اور مولسری کے ہار میں نے اکثر پرو کر دیئے۔

یہ چھوٹے چھوٹے واقعات شاید دوسروں کے لئے دلچسپی کا باعث نہ ہوں مگر مجھے خوشگوار یادوں اور اپنے پیاروں کی محفل میں لے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے تو یہی لگتا ہے۔ وہی فضا ہے۔ لمبے لمبے پیپل کے درخت جھوم رہے ہیں۔ لوکاٹ کے درخت خوشبو دے رہے ہیں۔ کہیں موتیا اور مولسری کی خوشبو پھیلی ہے امی اور بڑی امی صحن میں ٹہل رہی ہیں۔ ابا جان اماں جان کی خاطر مدارت میں لگے ہیں۔ چارپائی صحن میں بچھی ہے۔ دو چار کرسیاں رکھی ہیں۔ سادہ سا ماحول مگر محبتوں میں گندھا ہوا بے اختیار زبان پر آتا ہے ؎

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

ایک کے بعد دوسرا نظارہ نظروں کے سامنے آتا چلا گیا۔ اور اپنے بڑوں کی یاد آتی چلی گئی۔ اماں جان دارالسلام میں موبے کے درخت کے نیچے کھڑی ہیں۔ برقعہ پہنا ہے۔ سیاہ رنگ کی سوٹی ہاتھ میں ہے۔ امی سے باتیں کر رہی ہیں۔

''میاں کہتے ہیں۔ شادی تو دیر سے ہوگی۔ اس وقت نشانی کر دو میاں سے مراد خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ بڑی آپا طیبہ بیگم کا رشتہ طے ہوا تھا۔ منگنی کے لئے بڑے ماموں جان کہہ رہے تھے۔ منگنی کا فنکشن ماموں جان کے نزدیک کوئی غلط کام نہ تھا ورنہ ماموں جان نہ کہتے۔ بلکہ ہمارے ابا حضور (دادا) نواب محمد علی خان صاحب ان رسوم کے خلاف تھے۔ وہ بھی اس لئے کہ وہ رسوم میں جکڑے ہوئے معاشرے سے آئے تھے۔ مثلاً اگر کسی پیسے والے نے منگنی یا کوئی رسم کر لی۔ تو غریب پر بھی فرض ہو گیا اور برادری باتیں بنانے لگی اگر رسم نہ کی اس لئے ابا حضور سخت خلاف تھے۔ ہوا یہ کہ بڑی آپا طیبہ بیگم کی منگنی کی تیاری ہو گئی۔ قادیان میں اس زمانے میں کچھ نہیں ملتا تھا۔ اس لئے سب برتن اور کھانے کی چیزیں لاہور سے آئی تھیں۔ ابا حضور (دادا جان نواب محمد علی خاں صاحب) کو بھی اطلاع دی گئی آپ کی واپسی تار آئی منگنی نہیں کرنی۔ سب کیا دھرا رہ گیا۔ بڑوں کا حکم تھا۔ سو ماننا پڑا۔

بڑی آپا کی شادی ہے۔ اس زمانے میں جوہری دہلی اور لاہور سے قادیان زیورات کے بکس لے آتے تھے۔ امن کا زمانہ تھا۔ ڈاکے دن دہاڑے نہ پڑتے تھے۔ پھر پسند کے زیورات لے لئے جاتے تھے۔ دارالسلام قادیان میں بکس بڑے سے بیٹھنے کے کمرہ میں کھلے ہوئے تھے۔ سب گھر والے اماں جان سمیت زیور نکال نکال کر دیکھ رہے تھے ایک چھوٹا سا ماتھے پر لگانے والا ٹیکا نکلا۔ اماں جان نے میرے ماتھے پر لگایا اور کہا بہت اچھا لگ رہا ہے۔ میری عمر چھوٹی تھی لیکن ماتھے پر لگانے سے ہی نہال ہوئی جا رہی تھی۔ میری خوشی کو دیکھ کر اماں جان نے کہا۔ جاؤ قیمت پوچھ کر آؤ۔ میں بھاگتی ہوئی گئی اور قیمت پتہ کی سچے روبی اور موتی کی جڑت کا ٹیکا صرف پچانوے روپے کا تھا۔ مگر آج سے 60 سال پہلے پچانوے روپے بھی بڑی رقم تھی۔ اماں جان نے مجھے خرید دیا اس ٹیکے کو مرا جدا کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا مگر سب سے چھوٹی بیٹی نے اصرار کیا تو اس کو شادی کے وقت دے دیا۔ قادر کی شادی پر میں نے خود لگایا اکثر ہمارے ہاں بیٹے کی بارات جاتے وقت (عمر خواہ کچھ بھی ہو) بیٹے کی ماں ٹیکا لگاتی ہے وہ تو اماں جان کا دیا ہوا بابرکت ٹیکا تھا۔ بچپن میں کوئی چیز ملے اور وہ بھی زیور۔ آج تک وہ خوشی یاد ہے، اماں جان کی عظمت اور بچیوں سے محبت تھی کہ اس زمانے کے لحاظ سے ایک بڑی رقم بچی کی خوشی کی خاطر خرچ کر دی۔

یہ کوئی مضمون نہیں۔ یہ جھلکیاں ہیں جو نظروں کے سامنے آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں سر پر دوپٹہ لئے اماں جان کے سامنے آئی۔ شاید دوپٹے کا بکل الٹی طرف لیا تھا۔ اماں جان نے مجھے کہا بیٹی دوپٹہ سیدھی طرف لیا کرو۔ ورنہ نصیب الٹے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے وہم ہی رہا۔ میں سر پر دوپٹہ لیتی تو کسی بڑے سے پوچھتی کہ یہ سیدھی طرف ہے۔ یا الٹی طرف۔ یہ توہم پرستی نہیں تھی بلکہ سکھانے کا طریق تھا کہ سیدھا ہاتھ استعمال کرو۔ جیسے بچے کوئی چیز لینے لگیں تو کہتے ہیں کہ سیدھے ہاتھ سے لو۔

قادیان میں دعا اور عید کا مزہ عجیب ہی ہوتا تھا درس قرآن کے آخری دن جو دعا ہوتی تھی ہم دارالسلام سے شہر اماں جان کے ہاں جاتے تھے۔ دعا والے دن کا بھی اہتمام ہوتا تھا روزہ اماں جان کے پاس کھلتا تھا۔ عید کے جوڑے کے ساتھ دعا کے جوڑے کی بھی تیاری ہوتی تھی۔ عید تو خیر عید ہے۔ کم عمری میں عید کی خوشیاں کچھ اور ہی مزہ دیتی تھیں۔ مگر قادیان کے جمعے اور درس بھی یہاں کی عیدوں سے زیادہ مزہ دیتے تھے بے حد انتظار ہوتا تھا کہ جمعہ آئے تو اماں جان کے ہاں جائیں۔ چھپ چھپ کر اماں جان کا اچار کھانا کیونکہ اچار کھانے کی بچوں کو اجازت نہیں ہوتی تھی۔ پھر کالی نانی کی کالی دولائی **سے ہاتھ پونچھنے** (کالی نانی اماں جان کی دور کی کزن تھی) اگر اماں جان کے ساتھ سامان کے کمرے میں جانے کا موقعہ مل گیا تو کسی قمیض کے ٹکڑے یا دوپٹے کے لئے ضد کر لی۔ اماں جان کا جھڑکنا (نہیں میں، نے نہیں دینا) مگر تھوڑی دیر بعد یا جاتے ہوئے وہ پیس تھما دینا۔ یہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں اس وقت بہت بڑی لگتی تھیں۔ اور ایک فلم کی طرح یہ ساری باتیں نظروں کے سامنے یوں آتی ہیں کہ یادوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

میرا بیٹا تین ماہ کی عمر سے ایگزیما سے بیمار تھا۔ بہت سخت قسم کا ایگزیما تھا میں اس کے علاج کے لئے ابا جان کے پاس لاہور گئی ہوئی تھی۔ بڑے ماموں جان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) ایک دن ماڈل ٹاؤن لاہور ابا جان کے پاس آئے میری بہن میرے بیٹے مودی (محمود احمد) کو دکھانے کے لئے لے آئی ماموں جان کا اس کو دیکھ کر سخت دل خراب ہوا۔ دل گھٹنے لگا اور کہا میرے سامنے سے فوراً لے جاؤ۔ سب سخت پریشان کہ ناحق مودی کو سامنے لائے۔ ماموں جان کو دل کی طاقت کی دوائی دی اس کے بعد یہ ہوا کہ ماموں جان ربوہ واپس آ کر روزانہ اس کے لئے

ہومیو پیتھک دوائی بھجواتے پرائیویٹ سیکرٹری کا آدمی روز آتا حال پوچھتا اور دوائی دے جاتا۔ کتنے دن یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اپنے بڑوں کی محبتوں کا ایک عجیب انداز تھا۔

ایک دفعہ مجھے وہم ہو گیا کہ بڑے ماموں جان (خلیفۃ المسیح الثانی) مجھ سے ناراض ہیں۔ چھپتی پھرتی کتراتی تھی سامنے جانے سے بڑے ماموں جان کی فراست سے بھی یہ بات چھپی نہ رہی۔ ایک دن اماں جان کے گھر شاہ نشین پر (جو اماں جان کا اونچا صحن تھا جس پر بڑی ممانی جان کے گھر کی تین چار سیڑھیاں اترتی تھیں اسے شاہ نشین کہتے تھے) ہم 5/6 لڑکیاں کھڑی تھیں بڑے ماموں جان دو تین سیڑھیاں اترے اک نظر ہم پر ڈالی اور الٹے قدموں واپس چلے گئے چند منٹ بعد واپس آئے ہاتھ میں اپنا بنایا ہوا عطر تھا اور وہ صرف مجھے دیا۔ ایک پیارا انداز تھا جتانے کا کہ میں تم سے ناراض نہیں ہوں اگر سب کو دیتے تو وہ بات نہ بنتی۔ مجھے جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو ماموں جان کے لئے بے اختیار دعا نکلتی ہے اور اپنے بڑوں کی عظمت کا عجیب احساس ہوتا ہے۔ کہاں ڈھونڈیں ان لوگوں کو.........

منجھلے ماموں جان (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) ہمیں پارٹیشن کے بعد قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ سارا خاندان ہی رتن باغ میں ہوتا تھا۔ خاندان کی سب لڑکیاں شریک ہوتی تھیں۔ ایک دن ماموں جان لفظ عذاب کے معنی سمجھا رہے تھے۔ کہنے لگے قرآن مجید میں یہ لفظ اچھے معنوں میں بھی آتا ہے۔ جو لڑکی مجھے بتائے گی اسے ایک روپیہ انعام دونگا۔ آپا بشریٰ جیسی پڑھی لکھی بھی موجود تھیں مگر خدا نے میری پردہ پوشی کرنی تھی۔ میں نے بتایا کہ عذب فرات (میٹھے چشمے) آتا ہے۔ ماموں جان بے حد خوش ہوئے۔ ایک روپیہ انعام دیا۔ جو میرے پاس اپنے بڑوں کے تبرکات کے ساتھ پڑا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا پیسہ اماں جان کا روپیہ۔ بڑے ماموں جان کا دس کا نوٹ۔ منجھلے ماموں جان کا روپیہ اور امی کی آخری عیدی وغیرہ۔ ایک روپیہ کوئی حقیقت نہ رکھتا تھا مگر یہ ہمت بڑھانے کا ایک طریق تھا۔

میں افریقہ جا رہی تھی میرے میاں پہلے جا چکے تھے۔ بچوں کے ساتھ اکیلی تھی منجھلے ماموں جان نے جانے کے سارے انتظام خود کروائے میاں کو افریقہ اطلاع دی۔ لنڈن سٹاپ تھا۔ اس زمانہ میں فون تو ہوتے نہیں تھے۔ لنڈن کے امیر جماعت کو بذریعہ تار اطلاع دی اور کہا کہ مجھے واپسی تار دو کہ میری تار تمہیں مل گئی ہے۔ اتنی تاکیدیں تھیں کہ مجھے یاد ہے۔ کہ موجودہ حضرت صاحب اور میر محمود احمد صاحب ان دنوں لنڈن بغرض تعلیم گئے ہوئے تھے۔ امیر صاحب کے ساتھ سب ائیر پورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ میرا بھی پہلا غیر ملکی سفر تھا۔ اس زمانہ میں باہر جانا بھی شاذ ہی ہوتا تھا۔ اپنے عزیزوں کو دیکھ کر ساری گھبراہٹ دور ہو گئی۔ یہ واقعہ اس لئے لکھ رہی ہوں کہ ہمارے بڑے کتنا خیال رکھنے والے تھے۔

قادر کی شہادت پر جس طرح حضرت صاحب نے ہمدردی کی حقیقت میں زخموں پر مرہم لگا دی۔ یاد ماضی وہ انمول خزانہ ہے جو کسی قیمت پر واپس نہیں مل سکتا۔ بعض دفعہ سوچتی ہوں ہم تو بڑے خوش قسمت ہیں۔ حضرت اماں جان کا زمانہ جو ایک طرح حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ہی تسلسل تھا۔ گھر کا ایک فرد رخصت ہو گیا تھا مگر گھر کا چلن ماحول وہی تھا۔ پھر خلافت ثانیہ کا پچاس سالہ دور۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا زمانہ دیکھا۔ اب خدا حضور کو لمبی زندگی دے۔ خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانہ سے گزر رہے ہیں۔

امی کا لاہور لیڈی ولنگڈن میں اپریشن ہوا۔ اتفاق سے چوتھے پانچویں دن بلیڈنگ ہو گئی۔ اور امی کی حالت بہت Serious (سیریس) ہو گئی۔ اس دن میری رات کو رہنے کی ڈیوٹی تھی۔ سب عزیز جمع ہو گئے۔ بڑے ماموں جان کو اطلاع دی۔ ماموں جان صبح صبح لاہور پہنچ گئے۔ مجھے یاد ہے۔ امی کے سرہانے ماموں جان بیٹھے تھے۔ بالکل خاموش تھے۔ شاید دعائیں پڑھ رہے تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایک سو کا نوٹ امی کے سرہانے رکھ دیتے تھے مجھے یاد نہیں کہ کتنے نوٹ رکھے تھے غالباً یہ صدقہ کے پیسے تھے۔

میں اور آپا بشریٰ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رتن باغ کے صحن میں کھڑے تھے اور پورا چاند نکلا تھا۔ منجھلے ماموں جان آئے اور ہمیں بتانے لگے کہ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ خدا کا کبھی جمال ظاہر ہوتا ہے اور کبھی جلال جیسے سورج خدا کا جلالی رنگ ہے۔ اس کے بعد چاند جمالی رنگ ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ نبوت میں اور خلافت میں بھی چلتا ہے۔ دو تین مثالیں دیں کہ حضرت عیسیٰ جمالی نبی تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا کا جلال ظاہر ہوا۔ مگر مجھے پورا یاد نہیں۔ اسی طرح سمجھا رہے تھے اور پھر ہنس کر کہنے لگے جس طرح بشریٰ جمالی ہے اور تم جلالی ہو۔ آپا بشریٰ (آپا سیدہ بشریٰ بنت حضرت میر اسحاق صاحب) تو واقعی جمال ہی جمال تھیں۔ یہ ہمارے بڑوں کا طریق تھا کہ ہر بات میں ایک سکھانے کا انداز ہوتا تھا۔ جس سے علم بھی بڑھتا تھا۔

اماں جان کے پیار کا طریق عجیب تھا۔ ہمارے بڑوں نے کوئی ڈگریاں نہیں لی تھیں۔ نہ کسی بڑے سکول کالج میں پڑھے تھے۔ مگر بچوں سے نفسیاتی نقطہ نظر سے سلوک کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ہم آپا امۃ اللہ کی شادی پر ماموں جان میر محمد اسماعیل صاحب کے گھر گئے ہوئے تھے۔ حسب معمول چوکے پر بڑا سا سفید دستر خوان بچھا تھا۔ تقریباً سارا خاندان تھا۔ مجھے چند دن پہلے ملیریا بخار ہو کر ہٹا تھا۔ کسی نے مجھ سے ڈش مانگا۔ جو قورمے یا آلو گوشت کا تھا۔ پورے کا پورا ڈش مجھ سے گر گیا۔ ماموں جان (میر صاحب) کے ہاں جانا بہت ہی کم ہوا کرتا تھا۔ بے تکلفی نہ تھی ظاہر ہے۔ میں سخت شرمندہ۔ اماں جان کو پتہ تھا کہ ہم یہاں بے تکلف نہیں ہیں۔ جس نے مجھ سے ڈش مانگا تھا۔ اماں جان اس سے ناراض ہونے لگیں۔ تمہیں پتہ نہیں وہ بخار سے اسی ہے کمزور ہوئی ہے۔ اتنا بوجھل ڈش ایسے اٹھا سکتی ہے؟

اس کو ڈش اٹھانے کو کیوں دیا۔ غرض میری شرمندگی کو دور کرنے کی کوشش کی اور مجھے حوصلہ دیا۔ ورنہ مجھے ملیریا بخار کی اتنی کپکپی نہ تھی۔ جتنی اس وقت شرمندگی میں تھی۔

اماں جان کے ہاں دستر خوان پر بے حد برکت ہوتی تھی اس وقت گھر داری کا تو تجربہ نہ تھا۔ مگر اماں جان کے دستر خوان پر بڑے بڑے ڈش بھرے ہوئے کم از کم مجھے یاد نہیں۔ لیکن کبھی یہ بھی یاد نہیں کہ کھانا کم پڑ گیا ہو۔ امی۔ بڑی امی۔ سب بچے۔ آیا۔ گیا۔ سب پیٹ بھر کر کھاتے تھے۔ کھانا بے حد مزیدار ہوتا تھا۔ اچار۔ چٹنیاں۔ گھر کا بنا ہوا پنیر اکثر ہوتا تھا۔ زمین پر یا چھوٹی سی چوکی پر کھانا چنا ہوتا۔ اور سب بڑے آرام سے کھانا کھا رہے ہوتے۔ میری سب سے پہلی یاد اماں جان کے گھر وہ ہے۔ جب امی F.A کا امتحان دینے مالیر کوٹلہ سے قادیان آئی تھیں، مجھے اپنی عمر یاد نہیں مگر یہ یاد ہے کہ بے مرچ شوربا میرے لئے پکتا تھا۔ اور اس میں روٹی نرم کر کے ملازمہ مجھے کھلایا کرتی تھی۔

میری شادی کے وقت ابا جان دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار، چلنے پھرنے سے معذور تھے ادھر پارٹیشن کے بعد حالات سبھوں کے خراب تھے۔ بیماری کے اخراجات الگ۔ اماں جان نے امی کا بوجھ کم کرنے کو مجھے تو لگتا ہے اپنے بکس خالی کر دیئے تھے۔ سارا اوپر کا سامان دو تہیاں، تولئے، چادریں، میز پوش، پلنگ پوش غرض کہ جو گھر کا لنن ٹائپ سامان ہوتا ہے۔ وہ دے دیا۔ اور ساتھ دعائیں بھی کتنی دی ہونگی کہ میرے بکس پانچ بچے بیاہ کر بھی خالی نہیں ہوئے۔ بکس بھی بابرکت تھے کہ تقریباً سبھی امی کے جہیز کے تھے۔ کسی نہ کسی بکس میں سے اب تک اماں جان کی دی ہوئی چیز نکل آتی ہے۔ حتیٰ کہ امی کے جہیز کا سلائی کا بکس بھی میرے جہیز میں آیا۔ شاید کوئی یقین نہ کرے پچاس سال میں صرف دو دفعہ چادریں خریدیں میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ اماں جان کی چیزوں کی برکت تھی۔

رتن باغ میں امی کا کیش بکس چوری ہو گیا۔ ابھی میری شادی نہیں ہوئی تھی۔ حالات تو ایسے ہی تھے۔ امی پریشان۔ اماں جان کو پتہ لگا۔ اماں جان نے ابا جان کو راز دار بنایا اور کچھ رقم دی کہ ایک کیش بکس خرید لاؤ اور اسے مکمل کر کے مجھے دو۔ پیڈ، قلم کاغذ، کٹر، پن، وغیرہ۔ ایک بٹوہ جس میں دس روپے کا نوٹ رکھا غرض کہ مکمل چیزیں رکھ کر امی کو بھجوایا۔ وہ بھی خدا نے مجھے تبرک دینا تھا۔ تیسرے دن ہی امی کا بکس مل گیا۔ چور گھر کے باہر واپس رکھ گئے۔ اور اماں جان والا کیش بکس میرے جہیز کے لئے رکھ دیا گیا۔ ورنہ شاید اس زمانے میں اتنا اچھا خریدا بھی نہ جاتا۔ اپنی بہنوں کے کیش بکس دیکھتی ہوں تو سب سے بڑا اور اچھا میرا کیش بکس ہے۔ اور پھر وہ بھی اماں جان کا دیا ہوا۔

رتن باغ لاہور میں میں اور چھوٹے ماموں جان (حضرت مرزا شریف احمد صاحب) صحن میں پھر رہے تھے۔ میری بڑی بیٹی جس کی عمر دو اڑھائی سال تھی ایک ملازمہ کی گود میں پاس سے گزری۔ چھوٹے ماموں نے اسے پیٹھ پیچھے سے ہی دیکھا اور کہنے لگے اس کے بعد بیٹا ہوگا اور خدا کے فضل سے ڈیڑھ سال بعد بڑا بیٹا محمود پیدا ہوا۔ ہم نے بڑے ماموں جان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو چند نام لکھ کر بھیجے جو کچھ بادشاہوں کے تھے اور ساتھ محمود احمد بھی تھا۔ بڑے ماموں جان نے زور سے لاحول ولاقوۃ پڑھی اور کہنے لگے شرابی۔ کبابی بادشاہوں کے ساتھ میرا نام لکھ دیا۔ کوئی دوسرا نام نہیں۔ محمود احمد نام رکھو۔ پھر ہم نے اس کا محمود احمد نام رکھا۔ اس کے بعد کوئی دوسرا نام رکھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

بڑے ماموں جان کی وفات کے بعد خلیفہ ثالث کا چناؤ ہوا اس کے بعد حضرت بھائی جان (خلیفۃ المسیح الثالث) اوپر آئے تو خالہ مریم (حضرت سیدہ چھوٹی آپا) نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ یہ انگوٹھی خلیفۃ المسیح الثانی نے کہا تھا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو اسے پہنا دی جائے۔ حضرت بھائی جان نے وہ انگوٹھی انگلی میں پہننے کی کوشش کی مگر چونکہ بڑے ماموں جان بیماری میں بہت کمزور ہو چکے تھے۔ انگوٹھی کے اردگرد نرم سی ململ لپیٹی ہوئی تھی تا کہ گرے نہیں۔ بھائی جان نے وہ ململ اوپر سے اتاری۔ میں نے بھائی جان سے کہا کہ یہ ململ مجھے دے دیں چنانچہ آپ نے مجھے دے دی اور وہ میرے پاس تبرکات میں پڑی ہے۔

مجھے یاد ہے۔ کبھی بیماری ہوتی تو ابا جان۔ مکرم ماموں جان ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو دکھانے لے جاتے۔ ماموں جان بڑی توجہ سے دیکھتے نسخہ دیتے اور کہتے کہ دو چار دن دوائی کھلا کر مجھے بتانا۔ لیکن دیکھو تو دوسرے دن ہی ماموں جان چلے آرہے ہیں کہ اب کیا حال ہے حالانکہ کوئی سیریس (Serious) بیماری نہ ہوتی تھی۔ بس رنگ زرد ہوتا۔ بھوک نہیں لگتی۔ جو بچوں کی عام بیماریاں ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس وقت قادیان کے بہترین ڈاکٹر تھے۔ مگر ان کو کوئی عار نہیں تھا کہ اپنے مریض کو خود آکر دیکھ لیں۔ یہ پرانے زمانے میں عموماً اور ہمارے خاندان میں خصوصاً بڑوں میں ایک بہت بڑائی ہوتی تھی۔

حضرت خلیفہ ثالث کی وفات ہوئی تو سب قصر خلافت میں موجود تھے۔ انتخاب بیت المبارک میں ہو رہا تھا۔ میرا خیال ہے۔ حضرت صاحب (خلیفہ رابع) سب سے پہلے امی کے پاس آئے تھے۔ کہتے ہیں۔ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور جب قریب سے وہ وقت دیکھو تو عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ عجیب تصرف الٰہی

ہوتا ہے۔ چند منٹوں میں امی کے بے تکلف طاری (حضرت صاحب اور میاں طاہر بن گئے) امی نے سر پر دوپٹہ لے لیا تھا۔ نظروں میں بے حد احترام تھا امی نے گلے لگایا اور بیعت شروع ہوئی۔ امی پلنگ پر بیٹھی تھیں اور اسی پلنگ کے سامنے امی کے لاڈلے طاری اب خلیفہ کے روپ میں بیٹھے تھے میں امی کے پیچھے بیٹھی تھی اور امی نے حضرت صاحب کو انگوٹھی پہنائی۔ امی کا خلیفہ رابع سے بہت ہی پیار کا تعلق تھا۔ طبیعت میں ہم آہنگی بھی بہت تھی۔ رشتے اور عمر کا فرق حد ادب میں رہتے ہوئے مٹ جاتا تھا۔ اور دوستی کا رنگ رہ جاتا تھا۔ امی بھی اور حضرت صاحب بھی ایک دوسرے کی کمپنی سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔

ہم اماں جان کے گھر بچپن مین جاتے تو اکثر ایک عورت بڑے سے ٹوکرے میں بچوں کے چھوٹے چھوٹے کھلونے اور مٹی کے کھلونے (جن کو آلے پولے کہتے تھے) اور چھوٹے چھوٹے غبارے جو ایک دھیلے کے چار ملا کرتے تھے۔ ان دنوں ہمارے نہت بچپن میں دھیلے چلتے تھے۔ بازار میں آئی عورت کو غالبًا اماں جان بلالیا کرتی تھیں یا وہ خود ہی بچوں کو آتے دیکھ کر آ جایا کرتی تھی۔ اور ہم اس ٹوکرے سے کھلونے خریدتے تھے۔ ان دنوں بازار جانے کا اتنا رواج نہ تھا اور نہ ہی شاپنگ کا۔ اس ٹوکرے کی شاپنگ اتنی خوشی دیتی تھی کہ اب امریکہ کے بڑے بڑے سٹورز سے بھی وہ خوشی نہیں ملتی۔ اور آلے پولے خریدنے کا اتنا مزہ آتا تھا۔ حالانکہ گھر میں بہت قیمتی کھلونے موجود ہوتے تھے۔

مجھے اماں جان کا تقریباً روزانہ دارالسلام آنا جانا یاد ہے۔ پیدل آتی تھیں ساتھ کوئی عورت ہوتی تھی۔ سوٹی ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اور کھلی چھتری بھی لئے ہوئے ہوتی تھیں ایک دو دفعہ میں شاید اماں جان کے یہاں سوئی تھی اور صبح کو ان کے ساتھ ہی آئی۔ اماں جان راستہ میں دو تین گھروں میں گئیں، بے تکلفی سے حال احوال پوچھا تم نے آج کیا پکایا ہے بچوں کا حال پوچھتیں اور پھر آگے چلی جاتیں اور گھر والے اتنے خوش ہوتے کہ جیسے واری صدقے ہو رہے ہیں۔

بڑے ماموں جان (حضرت خلیفة المسیح الثانی) نے شادی پر مجھے الیس اللہ کی انگوٹھی پہنائی اور شاید کچھ رقم تحفہ دی تھی۔ امی نے ماموں جان سے کہا کہ انگوٹھی دعا کر کے آپ خود ہی پہنائیں۔ اور بڑے ماموں جان نے دعا کر کے انگوٹھی پہنائی اور نکاح پر منجھلے ماموں جان حضرت (صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) نے انگوٹھی پہنائی۔

ہم اپنے بڑے بیٹے کی بیماری کی وجہ سے مری گئے ہوئے تھے۔ کوٹھی کرایہ پر لی ہوئی تھی۔ بڑے ماموں جان (خلیفہ ثانی) ''خیبر لاج'' میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ سیزن ختم ہونے پر ربوہ واپس آ گئے۔ ہم اجازت لے کر خیبر لاج شفت ہو گئے۔ کیونکہ ہماری کوٹھی بہت چڑھائی پر تھی۔ چند دن بعد اطلاع آئی کہ ماموں جان ایک دن کیلئے آ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کھانے کا انتظام ہم نے کرنا تھا۔ ابھی تک مجھے کھانا پکانے کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ خانساماں تھا۔ مگر ایسا ویسا۔ مجھے سخت گھبراہٹ تھی کیونکہ ماموں جان کھانے میں بے حد نفاست پسند تھے۔ دعائیں کروں کہ یا اللہ کھانا اچھا پک جائے۔ خوف کے مارے برا حال تھا مجھے ابھی تک یاد ہے میں نے مرغی، بھنڈی گوشت اور آلو کی سبزی بنائی۔ دعائیں کام آئیں۔ ماموں جان کو کھانا بے حد پسند آیا یا میری دلداری کی۔ بہرحال بڑی ممانی جان (ام ناصر) ساتھ تھیں۔ انہیں کہنے لگے ہم یونہی خانساماں تلاش کر رہے ہیں چلو اس کو ساتھ لے چلو۔

شکر کیا ورنہ جس دن سے اطلاع آئی تھی آنے کی خوشی کے ساتھ فکر سے جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی کہ یا اللہ کھانے کا کیا کروں گی؟

اماں جان اکثر کتاب سنا کرتی تھیں آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوتی تھیں اور میں کتاب پڑھ کر سناتی تھی۔ جہاں میں نے غلط تلفظ سے پڑھا اماں جان ٹوک دیتی تھیں۔ اکثر میرا تلفظ اماں جان نے ٹھیک کیا۔ بظاہر لگتا تھا سوئی ہوئی ہیں مگر جاگ رہی ہوتی تھیں۔ غلطی پر ٹوکتیں تو مجھے پتہ چلتا کہ جاگ رہی ہیں۔

اماں جان نے آخری تحفہ میری بڑی بیٹی کے پیدا ہونے پر فراک کا ٹکڑا بھجوایا اور نو دن بعد اماں جان کی وفات ہو گئی میں چلے میں تھی اور جا نہ سکی۔ جس کا ہمیشہ بے حد افسوس رہا۔

مکرم ظہور احمد صاحب

مکرم صلاح الدین صاحب آف چک چٹھہ کا ذکر خیر

عشاء کی نماز بیت الذکر میں ادا کر کے گھر آئے۔ تو بائیں بازو میں درد کی شکائت کی۔ بچوں نے مالش وغیرہ کی پھر ڈاکٹر کو بلایا جس نے ضروری ادویات دیں اور ٹیکہ بھی لگایا۔ رات ایک بجے کے قریب بچوں کو کہا کہ جاؤ سو جاؤ میں ٹھیک ہوں۔ حسب معمول نماز تہجد کیلئے بیدار ہوئے۔ وضو کیا اور نوافل ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بستر میں دراز ہوئے۔ نماز فجر کے لئے بیت الذکر میں جانے سے قبل تینوں بیٹوں کے دروازے کھٹکھٹایا کرتے تھے۔ اور چونکہ بیت الذکر کے دروازہ کی چابی بھی انہی کے پاس ہوتی تھی۔ سب سے پہلے جا کر تالہ کھولا کرتے تھے۔ لیکن اس دن یعنی 25 جنوری 2002ء (بروز جمعة المبارک) بچوں کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا گیا۔ بڑا بیٹا عزیزم قمر یہ سوچ کر کہ شائد ابا جی کو یاد نہ رہا ہو۔ سیدھا بیت الذکر گیا۔ تو دروازے پر قفل لگا ہوا تھا۔ فوراً واپس لوٹا تو دیکھا کہ ابا جی بڑے سکون سے لیٹے ہوئے ہیں ہاتھ لگایا تو پتہ چلا اپنے مولا کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

1916ء کا سال آیا اور میرے والد حضرت میاں نظام الدین صاحب آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ (دستی بیعت 1905ء) اور والدہ حضرت طالعہ بی بی صاحبہ (تحریری بیعت 1906ء) کی اولاد دو بیٹے اور ایک بیٹی نہایت قلیل عرصہ میں فوت ہو گئے۔ یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ دونوں میاں بیوی گھر چھوڑ کر قادیان چلے گئے۔ کئی ماہ وہیں گزار کر جب حضرت المصلح الموعود کی دعاؤں سے دل کو سکون حاصل ہوا۔ تو واپس گاؤں آئے۔ 1920ء میں جب میرے بھائی پیدا ہوئے تو حضور کی خدمت میں خط لکھا حضور نے ''صلاح الدین'' نام تجویز فرمایا۔

بھائی صلاح الدین کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا۔ زندگی بھر رزق حلال کمایا۔ جھوٹ سے سخت نفرت تھی دل کے غنی تھے۔ حد درجہ مہمان نواز۔ آپ کے دستر خوان پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی مہمان ہوتا۔ عزیزوں رشتہ داروں سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے اور نہایت فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔ والدین نے نوعمری میں قادیان بھیج دیا۔ وہاں فرنیچر کا کام سیکھا۔ قبل از پاکستان جموں میں کام کرتے رہے پاکستان بننے کے بعد کچھ عرصہ سیالکوٹ میں ملازمت کی۔ اور پھر ''چونڈہ فرنیچر ہاؤس'' کے نام سے پہلے چونڈہ میں اور پھر 65ء کی جنگ کے بعد چک چٹھہ حافظ آباد میں فرنیچر کا کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے خوب نوازا۔

بھائی صلاح الدین عبادات کے بہت پابند تھے۔ جماعت چک چٹھہ کے صدر اور امام الصلوٰۃ رہے۔ پانچوں وقت نماز بیت الذکر جو کہ کارخانہ کے بالمقابل سڑک کے پار تھی میں ادا کرتے۔ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ اور تلاوت قرآن مجید بلاناغہ کرتے۔ زندگی کے آخری رمضان مبارک میں قرآن مجید کا تین بار دور کیا۔ اور پھر دس پارے مزید پڑھے۔

سب سے چھوٹا ہونے کے ناطے میں زندگی بھر ان کی شفقتوں کا محور رہا وفات سے چند ماہ قبل فون کیا کہ آ کر مل جاؤ۔ حاضری دینے کے بعد جب رخصت ہونے لگا تو گلے لگا کر گلوگیر آواز میں جب کہ آنسو میرے کندھے پر گر رہے تھے فرمایا ''ظہور! اب جلد جلد آیا کرو'' افسوس یہ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

میرے بھائی کا گھر دین کا بستان ہے۔ ایک بڑے احاطہ میں تینوں بیٹوں کے مکانات ہیں۔ جس کمرہ میں جاؤ سب سے پہلے نمایاں تعداد میں سجے ہوئے اطفال' ناصرات' لجنہ' خدام بلکہ انصار کے سرٹیفیکیٹ' میڈل' کپ' شیلڈز اور ٹرافیاں نظر آئیں گی۔ دونوں بیٹیاں لاہور میں بیاہی ہوئی ہیں۔ وہاں بھی بفضل خدا یہی نقشہ ہے۔ ایک نواسہ مکرم عبدالکبیر صاحب (پسر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب) مربی سلسلہ ہے۔

میرا بھائی اپنے عظیم والدین کے قرب میں بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہا ہے۔ میں اگرچہ اس کی شفقتوں سے محروم ہو گیا ہوں۔ تاہم اس کی دعائیں میرا اثاثہ ہیں اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیہ کلینک لائبیریا میں ایک تقریب

مورخہ 17 اپریل 2002ء کو احمدیہ کلینک، منرو ویا لائبیریا میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ ڈپٹی ہیلتھ منسٹر اور چیف میڈیکل آفیسر لائبیریا جناب Dr.Nathaniel Bartee مہمان خصوصی تھے۔ شہر کے معززین نے بھی اس میں شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے احمدیہ کلینک کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کلینک کی لیبارٹری کو بہتر آلات مہیا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کلینک میں الٹراساؤنڈ اور E.C.G کا انتظام کیا گیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خان صاحب انچارج احمدیہ کلینک منرو ویا نے کہا کہ وہ خدمت کا جذبہ لے کر آئے ہیں اور اسی جذبہ سے وہ یہاں کام کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر Bartee صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ لائبیریا میں جماعت کی بے لوث خدمات قابل ستائش ہیں۔ ریڈیو اور اخبار کے نمائندگان بھی اس تقریب میں شریک ہوئے چنانچہ ملک کے دو مقبول ریڈیو سٹیشنز نے نمایاں طور پر خبروں میں اس تقریب کا ذکر کیا اور دو کثیرالاشاعت اخباروں نے بھی نہایت موثر انداز میں اس تقریب کی کارروائی شائع کی۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے آغاز پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں اور ہمارا اخلاق اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔

(حضرت خلیفة المسیح الرابع)

گنی بساؤ

محل وقوع گنی بساؤ مغربی افریقہ کے ساحل پر واقع ہے- اس کے شمال میں سینی گال مغرب میں بحراوقیانوس اور جنوب مشرق میں گنی ہے- یہ خوبصورت مناظر کا ملک ہے- اس میں دریاؤں کی بہتات کے علاوہ جنگلات اور پھلوں کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں- ملک کے وسطی حصہ میں ''بگاتا'' کی سطح مرتفع ہے- جب کہ شمال مشرق میں ''گابو'' کی سطح مرتفع ہے جو گنی کی سطح مرتفع ''فوتاجیلن'' سے ملی ہوئی ہے ملک میں ایک ہی قسم کے قبائل آباد ہیں جو مختلف حصوں میں رہ رہے ہیں- اندرون شمال میں ''فولانی'' ہیں- ''منڈاکو'' اور پیپل ساحلی علاقہ میں ہیں- جب کہ ''بے فیر'' سمندر اور دریائے راؤ گرینڈ کے درمیان ہیں- قصبات میں گرمیٹس رہتے ہیں-

رقبہ و آبادی گنی بساؤ کا رقبہ 13948 مربع میل یا 36125 مربع کلومیٹر ہے- 1996ء میں آبادی 1145000 تھی-

دارالحکومت اور بڑے شہر گنی بساؤ کا دارالحکومت بساؤ ہے- بوتھ پورٹس بولاما اور بافاتا بڑے شہر ہیں-

کرنسی، زبان اور طرز حکومت کرنسی کا نام گونین پسو ہے- پورچگیز دفتری زبان ہے- طرز حکومت جمہوری نظام ہے- بڑے مذاہب اسلام اور عیسائیت ہیں- گنی بساؤ نے 26 ستمبر 1973ء کو آزادی حاصل کی-

برآمدات مچھلی، عمارتی لکڑی، زیتون کا تیل، مونگ پھلی اور ناریل برآمدات ہیں-

زراعت گنی بساؤ میں چاول، مونگ پھلی، ناریل، زیتون کا تیل، زرخیز زمین میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے- یہاں گنا کاشت کیا جا رہا ہے- جنگلات میں ٹمبر کے ذرائع کثرت سے پائے جاتے ہیں- اس کے علاوہ باجرہ، پام آئیل، بادام اور کھجور بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں-

ممبر شپ گنی بساؤ یو- این، یو- اے- او، پی- سی- اے اور سی ای- ای کا ممبر ہے- ستمبر 1974ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی-

لائیو سٹاک گنی بساؤ مویشیوں کی نشوونما سے کافی دولت کماتا ہے-

ماہی گیری گنی بساؤ کے دریاؤں میں مچھلی کافی مقدار میں موجود ہے- ماہی گیری میں بہت سی مہمات چلائی گئی ہیں- کافی مقدار میں مچھلی ایکسپورٹ کی جاتی ہے اور مچھلیوں کی برآمد ملک کی اہم صنعت میں شمار ہوتی ہے-

جنگلات کل زمین کا 33 فیصد جنگلات پر مشتمل ہے-

بنک بنکو نیشنل ڈاگنی بساؤ، مرکزی اور کمرشل بنک ہے- یہ 1976ء میں قائم ہوا- سیونگ کے ادارے بھی ہیں- 1989ء میں ایک پرائیویٹ بنک کو کھولنے کے منصوبے پر عمل کیا گیا-

ایئر پورٹس ملک میں ایک انٹرنیشنل ایئر پورٹ ہے- یہ بسالنکا میں ہے-

شرح خواندگی (1996ء میں) 23 فیصد

پرچم زرد اور سبز متوازی پٹیاں بائیں طرف سرخ عمودی پٹی پر پانچ کونوں والا سیاہ رنگ کا ستارہ بنا ہوا ہے-

معدنیات گنی بساؤ میں بکسائیٹ کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34191 میں محمد الطاف خان ولد محمد شاہزادہ خان قوم مہمند پیشہ ریٹائرڈ ڈاکٹر عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان رقبہ 5 مرلے واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی -/150000 روپے- 2- بینک میں جمع رقم -/160000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت (پنشن + پریکٹس) مل رہے ہیں- اور مبلغ -/17600 روپے سالانہ آمد از جائیداد نمبر 2 ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد الطاف خان ولد محمد شاہزادہ خان طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 پرویز عاصم ولد مکرم ماسٹر نذیر حسین صاحب ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد محمد یعقوب طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 34192 میں شائستہ عندلیب بنت شمس الدین قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شائستہ عندلیب بنت شمس الدین 9/52 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ ریحان وصیت نمبر 20040 گواہ شد نمبر 2 شمس الدین ولد فضل دین الدموصیہ

مسل نمبر 34194 میں خواجہ مبارک احمد ولد خواجہ عبدالرزاق صاحب مرحوم قوم خواجہ پیشہ زمیندارہ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/18 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے- جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین رقبہ 32 ایکڑ واقع احمد نگر مالیتی -/4000000 روپے- 2- مکان واقع دارالرحمت وسطی ربوہ 24/18 مالیتی -/1200000 روپے- 3- کاروباری سرمایہ بچوں کو دیا -/800000 روپے- 4- 6 عدد سکنی پلاٹ رقبہ 3 کنال واقع نصرت آباد مالیتی -/900000 روپے- 5- متنازعہ زمین واقع چھنی کچی- اس وقت مجھے مبلغ -/170000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد خواجہ مبارک احمد ولد خواجہ عبدالرزاق صاحب مرحوم 24/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد قریشی ولد محمد احسن قریشی وصیت نمبر 16032 گواہ شد نمبر 2 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر 34195 میں امانت خان ولد ابراہیم خان قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین برقبہ دو ایکڑ مالیتی -/250000 روپے- 2- رہائشی مکان برقبہ 10 مرلے مالیتی -/105000 روپے- 3- ایک عدد پیٹر مالیتی -/20000 روپے- 4- پلاٹ رقبہ 6 مرلے مالیتی -/25000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/400000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت زرعی آمدنی رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد امانت خان ولد ابراہیم خان ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد امانت خان پسر موصی گواہ شد نمبر 2 عمران احمد خان ولد مقصود خان وصیت نمبر 31769

میٹھا پانی ضائع نہ ہونے دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 18 / جون 2002ء

12-20 a.m لقاء مع العرب
1-25 a.m عربی سروس
2-25 a.m چلڈرنز کارنر
2-40 a.m مجلس سوال و جواب
3-40 a.m روحانی خزائن
4-15 a.m فرانسیسی احباب کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات
5-30 a.m سفر ہم نے کیا
6-05 a.m تلاوت-درس حدیث-عالمی خبریں
6-55 a.m چلڈرنز کارنر واقفین نو کا پروگرام
7-30 a.m تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1968ء
8-35 a.m طب وصحت کی باتیں (حصہ ششم)
9-15 a.m ایم ٹی اے امریکہ کے پروگرام
10-15 a.m لجنہ میگزین پروگرام نمبر 17
11-00 a.m بنگالی احباب سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات
12-05 p.m تلاوت-عالمی خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب نمبر 139
1-30 p.m بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ ایوان محمود ربوہ
2-20 p.m درس حدیث
2-45 p.m درس القرآن کلاس 12-2-96
4-10 p.m انڈونیشین سروس
5-10 p.m طب وصحت کی باتیں (حصہ ششم)
6-05 p.m تلاوت-درس حدیث-عالمی خبریں
7-00 p.m مجلس سوال وجواب (انگریزی)
8-00 p.m بنگلہ سروس
9-00 p.m جرمن خواتین کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 5-6-2002
10-05 p.m فرانسیسی سروس
11-05 p.m جرمن سروس

بدھ 19 / جون 2002ء

12-10 a.m لقاء مع العرب
1-15 a.m عربی سروس
2-15 a.m چلڈرنز کارنر
2-55 a.m تقریر جلسہ سالانہ ربوہ 1968ء
3-50 a.m ایم ٹی اے امریکہ کے پروگرام
4-50 a.m خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ فرمودہ 13-2-98
6-05 a.m تلاوت- تاریخ احمدیت- عالمی خبریں
7-00 a.m چلڈرنز کارنر گلدستہ پروگرام
7-30 a.m مجلس سوال و جواب اردو 19-1-94
8-15 a.m تقریر یوم خلافت
8-30 a.m ہماری کائنات' سید طاہر احمد
9-10 a.m اردو کلاس 10-98
10-30 a.m نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
11-00 a.m اطفال کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 15-8-2000
12-00 p.m تلاوت-عالمی خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب نمبر 140
1-35 p.m سواحیلی سروس خطبہ جمعہ فرمودہ 17-7-98
3-00 p.m مجلس سوال وجواب
3-45 p.m دستاویزی پروگرام
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-25 p.m نمائش مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
6-05 p.m تلاوت- تاریخ احمدیت- عالمی خبریں
6-45 p.m اردو کلاس
8-05 p.m بنگلہ سروس
9-10 p.m اطفال کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 15-8-2000
10-05 p.m فرانسیسی احباب کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات 18-9-2001
11-15 p.m جرمن سروس

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ولادت

مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ شعبہ رشتہ ناطہ لکھتے ہیں- خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم خالد محمود صاحب مقیم جرمنی کو مورخہ 26 مئی 2002ء پہلی بیٹی سے نوازا- بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے- حضور ایدہ اللہ نے اس کا نام "نورین" عطا فرمایا ہے بچی مکرم محمد اکرم صاحب مقیم جرمنی کی نواسی ہے- بچی کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد خان صاحب ہما بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کو امریکہ میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے I.C.U میں داخل ہیں- ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے-

مکرم محمد نصر اللہ صاحب جوئیہ ایم-اے جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب لکھتے ہیں میرے والد مکرم ملک جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال سڈنی آسٹریلیا کی اب کچھ بیماری میں کمی ہوئی ہے ہسپتال میں داخل ہیں- کمزوری بہت ہے اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفایابی عطا فرمائے-

مکرم محمد یونس جاوید صاحب صدر حلقہ سنت نگر و سیکرٹری وقف جدید لاہور لکھتے ہیں- خاکسار کی آنکھ کے موتیا کا آپریشن مورخہ 4 جون کو کامیابی کے ساتھ ہوا- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے- آمین

مکرمہ وانیہ شاہد عمر اڑھائی سال دختر مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے بازو کا فریکچر ہوگیا تھا- جناح ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے- بازو میں سخت تکلیف ہے احباب جماعت سے بچی کی جلد شفایابی کی درخواست ہے-

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب صدر احمدیہ ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں- لاہور کے دل کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں- ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کیلئے دعا کریں-

مکرم خالد محمود بسرا صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے بیٹے اسد صاحب کو سانپ نے کاٹ لیا ہے جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں - کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے-

اعلان دار القضاء

(مکرم شیخ انور حمید الدین صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ فضل کریم مجاہد صاحب)

مکرم شیخ انور حمید الدین صاحب آف شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے چچا مکرم شیخ فضل کریم مجاہد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کی امانت ذاتی نمبر 57-11 امانت تحریک جدید میں مبلغ -/11000 روپے موجود ہیں- چونکہ ان کے والدین - بیوی اور بچگان میں سے کوئی بھی حیات نہ ہے- لہٰذا اس رقم میں سے ان کا حصہ وصیت ادا کرنے کے بعد بقایا رقم ان کی خواہش کے مطابق اشاعت کیلئے ادا کرنے کی اجازت دی جائے-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
ہیپا ٹائٹس بی-سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص/حب منور
بہت مفید ثابت ہوئی ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

WABENG
وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز
معیار اپنایئے وقت بچایئے
مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے
دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0300-9428050

ایپکس کی جانب سے چھٹیوں میں طلباء وطالبات کے لئے خصوصی پروگرام
جینٹس سیکشن لنک روڈ ناصر آباد غربی
کمپیوٹر الیکٹرانکس الیکٹریکل
2 ماہ کے کورسز
کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر ★ کمپیوٹرائزڈ ربڑ سٹیمپ میکرز
لیڈیز سیکشن 21/21 دار الرحمت شرقی الف
کمپیوٹر سلائی فائن آرٹس
2 ماہ کے کورسز
لیڈیز انٹرنیٹ کیفے ★ لیڈیز اینڈ چلڈرن ٹیلرنگ سنٹر
ایپکس انسٹیٹیوٹ
ربوہ فون 213694

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆	جمعہ	14-جون	زوال آفتاب :	1-09
☆	جمعہ	14-جون	غروب آفتاب :	8-18
☆	ہفتہ	15-جون	طلوع فجر :	4-20
☆	ہفتہ	15-جون	طلوع آفتاب :	6-00

کنٹرول لائن پر حساس آلات لگانے کی امریکی تجویز

امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے پاک بھارت کشیدگی میں کمی اور کنٹرول لائن پر دراندازی کی نگرانی کیلئے حساس آلات کا نظام نصب کرنے کی تجویز دی ہے- رمزفیلڈ نے پاک بھارت ممکنہ جنگ کے امکانات ٹالنے کیلئے بھارتی وزیراعظم وزیرخارجہ اور وزیر دفاع سے ملاقاتیں کیں- جن میں کشیدگی میں کمی، دراندازی روکنے اور پاک بھارت مذاکرات شروع کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا- صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے بھارتی قیادت کی موجودہ پاک بھارت فوجی کشیدگی اور بحران پر گہری تشویش کا اظہار کیا-

عالمی بنک کی طرف سے 500 ملین ڈالرز کا قرضہ کی منظوری

عالمی بنک نے پاکستان کے اصلاحات کے پروگرام میں مدد دینے کیلئے 500 ملین ڈالرز کے قرضے کی منظوری دی ہے- بنک نے آئندہ تین سالوں کیلئے کنٹری اسسٹنس سٹریٹجی (سی اے ایس) تشکیل دی ہے جس کے ذریعے ان اصلاحات کے سلسلے میں مدد کی جائے گی- جس سے پیداواری عمل میں استحکام پیدا ہو-

قومی وقار قربان نہیں کر سکتے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاک بھارت صورتحال ابھی تک تشویشناک ہے اور کشیدگی میں کمی کیلئے اب تک کے بھارتی اقدامات ناکافی ہیں- جدہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا جب تک بھارتی فوجیں سرحدوں پر موجود ہیں اس وقت تک صورتحال سنگین رہے گی- انہوں نے کہا اگرچہ کشیدگی قدرے کم ہوئی ہے مگر ایک فوجی کی حیثیت سے مجھے بھارتی عزائم اور حملے کی صلاحیت کو دیکھنا پڑتا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ جنگ سے بچنے کیلئے اپنا قومی وقار قربان نہیں کر سکتے-

کپاس کی نئی قیمت

وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال 2002-03 کیلئے کپاس کی نئی امدادی قیمت 800 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کی گئی ہے- جو کہ گزشتہ سال سے 20 روپے فی 40 کلوگرام زیادہ ہے-

کابل میں لویہ جرگہ

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں لویہ جرگہ کا اجلاس دوسرے روز بھی جاری رہا- اجلاس میں کابینہ قانون ساز اداروں اور عدلیہ کے قیام پر بھی غور کیا گیا- درجنوں مندوبین نے واک آؤٹ کیا اور آزادانہ ووٹ دینے کا موقع نہ ہونے کی شکایت کی- کچھ مندوبین نے کہا کہ اچھا کھانا نہیں مل رہا- ایک روز قبل ظاہر شاہ نے اجلاس کا افتتاح کیا تھا اور نئی حکومت کے سربراہ کے طور پر حامد کرزئی کی حمایت کی- قبل ازیں جرگہ کے ڈیڑھ ہزار سے زائد شرکاء نے تالیوں کے شور میں ظاہر شاہ کا استقبال کیا تھا-

مقبوضہ کشمیر میں 12 افراد جاں بحق

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں دو خواتین سمیت 12 افراد کو ہلاک کر دیا- کپواڑہ میں خاتون کو پندرہ سالہ بچے سمیت گولی ماردی- دو مکانات جلا دیئے- گھر گھر تلاشی میں متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا- مختلف علاقوں میں بھارتی فوج کے خلاف مظاہرے ہوئے- فوج اور مظاہرین میں تصادم سے کئی افراد زخمی ہوگئے-

چار فلسطینی جاں بحق

غزہ میں اسرائیلی فوج نے فائرنگ کرکے آٹھ سالہ بچے سمیت چار فلسطینی مار ڈالے اور متعدد کو زخمی کر دیا- ایک روز قبل دارالحکومت تل ابیب میں ایک ریسٹوران میں بم دھماکے میں دو افراد ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے تھے- رملہ میں فلسطینیوں کا محاصرہ کر کے فلسطینیوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ جاری ہے-

الجیریا میں دس ہلاک

الجیریا میں مسلح گروپ نے ایک بس پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں دس افراد ہلاک اور 11 زخمی ہوگئے- تشدد کے واقعات میں جنوری سے اب تک 640 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں-

عارضی فلسطینی ریاست

امریکی صدر جارج بش فلسطینیوں کیلئے آزاد مستقل ریاست کی بجائے عارضی ریاست کے قیام کے حامی ہیں- یہ بات امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے ایک انٹرویو میں بتائی- انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ صدر بش نے فلسطینی بااختیار ریاست کے قیام کا مطالبہ ترک نہیں کیا- اسرائیلی وزیراعظم شیرون نے امریکی صدر پر واضح کر دیا ہے کہ مستقل فلسطینی ریاست کا قیام اسرائیل کو کمزور کر دیگا-

خبریں ورلڈکپ فٹبال 2002ء

فرانس کے بعد ارجنٹائن بھی ورلڈ کپ سے فارغ

ورلڈکپ فٹ بال ٹورنامنٹ کے اہم مقابلے کے بعد ارجنٹائن کی فیورٹ ٹیم بھی ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئی- میامی کے مقام پر سویڈن اور ارجنٹائن کا مقابلہ ایک ایک گول سے برابر رہا- ارجنٹائن کی ٹیم تین میچوں میں چار پوائنٹس حاصل کر سکی- انگلینڈ اور نائیجیریا کی ٹیموں کے درمیان اوساکا میں کھیلے جانے والے میچ میں کوئی بھی ٹیم گول نہ کر سکی مقابلہ برابر رہنے کی وجہ سے نائیجیریا کو ایک پوائنٹ مل گیا-

انگلینڈ اور سویڈن اگلے راؤنڈ میں

ورلڈ کپ کی فیورٹ ٹیم انگلینڈ نے نائیجیریا کے ساتھ کھیلے جانے والے میچ میں برابر رہنے کے باوجود پچھلے میچوں کی کارکردگی کے باعث اگلے راؤنڈ میں کوالیفائی کر لیا ہے- اسی طرح سویڈن بھی اگلے راؤنڈ میں پہنچ گیا ہے- اب آئندہ انگلینڈ کا مقابلہ ڈنمارک سے ہوگا-

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

بقیہ صفحہ 1

وغیرہ ہیں ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) قائم اور فعال ہے- طلبہ اور ان کے والدین کو اس سلسلہ میں (AACP) کے عہدیداران سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے کہ ان کے مشورہ پر عمل کیا جائے خاص طور پر ادارہ کے انتخاب کے سلسلہ میں- (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب گل صاحب کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھجوایا ہے-

(1) اشتہارات کی وصولی

(2) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے- (مینیجر روزنامہ الفضل)

کوٹھی برائے فروخت
ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال، دارالرحمت شرقی ربوہ ریلوے روڈ پر انتہائی مناسب محل وقوع تین بیڈروم، دو اٹیچ باتھ روم، مع ڈریسنگ، ڈرائنگ ڈائننگ روم، کچن، برآمدہ اور سامنے کشادہ لان مین روڈ پر جملہ سہولتوں کے ساتھ- فوری فروخت
رابطہ ربوہ فون نمبر : 04524-211911

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکاری جی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر
خدمت کے 30 سال
TIN PACK
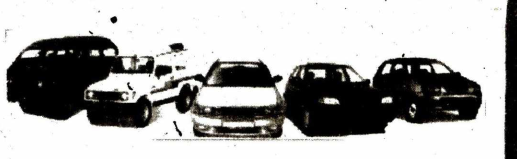

آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس وسیلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس
میاں بھائی
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6 Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk
طالب دعا میاں عبداللطیف- میاں عبدالماجد